عبدالرشید ارشد (جوہر آباد)

مذہبی انتہا پسندی اور جنرل مشرف

کمال اتاترک کے فین صدر پرویز مشرف نے اپنے دورۂ امریکہ کے دوران کیمپ ڈیوڈ کی پُر فضا بستی میں امریکی دہشت گرد صدر بش کو یہ نوید سنائی کہ ’’طالبان اور القاعدہ کا ناطقہ بند کر دیا ہے اب مذہبی انتہا پسندی کے خلاف کام کریں گے۔ پاکستان کو قدامت پسندی کی طرف دھکیلنے کی کوششیں ناکام بنادیں گے۔‘‘ (روزنامہ ’’انصاف‘‘ لاہور ۲۷ر جون) اگر خبر سے مشرف کا نام حذف کر دیا جائے تو یہ الفاظ وحشی بش کے منہ سے نکلے لگتے ہیں۔ اچھے غلام کی صفت ہی یہ ہے کہ وہ آقا کے مزاج کو سمجھتا ہے اور پھر اُسی کی زبان میں بات کرتا ہے۔ امریکی صدر اور اس کی انتظامیہ طالبان اور القاعدہ کی دشمن ہے کہ انہوں نے مذہبی انتہا پسندی کو ’’جنم‘‘ دیا اور ۱۱ ستمبر کی رات وہی چشمہ پاکستان کے صدر کو پہنا دیا کہ چشمہ آنکھوں پر لگتے ہی‘ طالبان اور القاعدہ دشمن نظر آنے لگے اور مذہبی انتہا پسندی قومی روگ بن کر سامنے آ گئی۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)

وقت وقت کی بات ہے کہ یہی امریکہ اور یہی مشرف روس کے خلاف طویل جہاد میں طالبان اور القاعدہ کو امریکی اسلحہ فراہم کر رہے تھے۔ انہی ’’مذہبی انتہا پسندوں‘‘ کو پسنی کے ساحل پر لے جا کر سٹنگر میزائل چلانے کی تربیت دیتے تھے اور جب روسی ریچھ افغانستان سے نکل گیا‘ انہی طالبان نے القاعدہ کے تعاون سے افغانستان کے ۹۵ فیصد رقبہ پر‘ پُر امن ،منشیات اور اسلحہ سے پاک مستحکم حکومت بنالی تو اس میں مذہبی انتہا پسندی نظر آنے لگی۔

طالبان کا نظامِ عدل، طالبان کی سادہ زندگی، طالبان کا ضمیر فروشی سے انکار ’’مذہبی انتہا پسندی‘‘ بن گیا۔ اگر روس کے ساتھ کشمکش جاری رہتی تو یہ سب جائز اور قابل قبول تھا۔ اس مذہبی انتہا پسندی کی دامے درمے سخنے امداد بھی جائز تھی مگر مقابلہ ختم تھا اور اب ابلیس امریکہ کو‘ امریکہ نوازوں کو ڈرا رہا تھا کہ یہ ’’مذہبی انتہا پسندی‘‘ تمہیں صفحہ ہستی سے مٹا دے گی ۔چنانچہ خوف نے اپنے پرائیوں کو ایک ’’محاذ‘‘ پر اکٹھا کر دیا۔

صدرِ پاکستان کے خصوصی تعاون سے امریکہ نے امارتِ اسلامی افغانستان کی اینٹ سے اینٹ بجا کر طالبان اور القاعدہ کا ’’ناطقہ بند کر دیا‘‘ کیا یہ سچ ہے؟ بدقسمتی کہیے کہ وحشت وسفاکیت کے علمبرداروں کی زبان پر سچائی آ ہی نہیں سکتی۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ طالبان نے جنگی حکمتِ عملی کے طور پر پسپائی اختیار کر کے امریکہ اور اس کے حواریوں کے لیے نیندیں حرام کر دیں اور آج افغانستان میں اتحادی افواج کا ناطقہ بند ہو رہا ہے۔

پاکستان میں حقوقِ انسانی کی صریح پامالی کے ساتھ جن بے شمار بے گناہوں کو پکڑ کر القاعدہ کا لیبل لگاتے مشرف حکومت نے امریکہ سے ’’فرنٹ لائن سٹیٹ کا اعزاز‘‘ جیتا ہے۔ اس کی حقیقت سے باشعور اہل وطن بخوبی واقف ہیں۔ یقیناً

اُن پاکستان اہلکاروں کے ضمیر بھی ملامت کرتے ہوں گے جو F.B.I کے ساتھ چھاپوں پر معمور تھے۔مناواں سے خواجہ فیملی کے نیک نہاد باریش ڈاکٹروں کا چہرہ دیکھ کر پاکستانی اہلکاروں کے ضمیر نے ملامت نہ کی ہو گی؟

افغانستان میں ''مذہبی انتہا پسندی'' کا قلع قمع کرنے کے بعد خونِ مسلم کا شیدائی درندہ' عراق پر پل پڑا اور وہاں بھی عراقی طالبان، عراقی القاعدہ اور عراقی انتہا پسندی کا ناطقہ بند کر دیا۔افغانی مُلّا عمر اور صدام دونوں ہی مذہبی انتہا پسند تھے 'جن کے ''کرتوتوں'' کی سزا معصوم افغانی اور عراقی شہریوں کو دینے پڑ' امریکہ جیسا ''مہذب'' اور ٹونی جیسا ''شریف'' مجبور ہوئے اور معاونت پرویز مشرف کی ''مجبوری'' بن گئی۔اب باری ایران کی ہے۔ایران پر' بھیڑیے کے بھیڑ کے بچے کو چارج شیٹ کئے جانے کے انداز میں' بش انتظامیہ تابڑ توڑ'' دلائل وشواہد کے ساتھ'' حملے کر رہی ہے۔مذہبی انتہا پسندی کے خاتمہ کے لیے مظاہرے کروائے جا رہے ہیں۔''مال لگایا جا رہا ہے'' پھر جونہی لوہا گرم ہوا ضرب شدید لگ جائے گی۔لوگوں کو مذہبی انتہاپسندی سے نجات مل جائے گی اور وہ عراق کی طرح' افغانستان کی طرح امریکی افواج کا ''والہانہ'' استقبال کرنے کے لیے سڑکوں پر دورویہ کھڑے ہوں گے۔

پاکستان کے صدر چونکہ زیرک جنرل ہیں' اس لیے وہ امریکی افواج کے انتہا پسندی ختم کرنے کی زحمت سے قبل 'خود ہی مذہبی انتہاپسندی کے خاتمے کا ہوم ورک کر لینا چاہتے ہیں اور چونکہ انہوں نے مصطفیٰ کمال اتاترک کو بڑی توجہ سے پڑھ رکھا ہے' وہ اس کے فین ہیں۔لہٰذا اُسی کے نقوشِ پا پر چلتے عمل کرتے انہیں کوئی مشکل پیش نہ آئے گی۔کمال اتاترک کی برین واشنگ یہودی تنظیم ''فری میسن'' نے کی تھی۔

کیا یہ محض اتفاق ہے کہ یہود اور صدر مشرف کا مذہبی انتہا پسندی کو ختم کرنے کا ایجنڈا ایک ہی ہے۔صدر مشرف کا امریکہ کی ''آزاد فضا'' میں بیان آپ آغاز میں پڑھ ہی چکے ہیں کہ اب مذہبی انتہا پسندی کے خلاف کام کریں گے۔اب یہود کا ایجنڈا املاحظہ فرمایئے:''......یہی وجہ ہے کہ ہمارے لیے لازم ہو گیا ہے کہ (گوئیم) غیر یہود کے قصورِ خدا کی روح کی دھجیاں بکھیر کر اس کی جگہ مادی فوائد اور حسابی قاعدے لے آئیں۔''(Protocols-4:3)

وثائقِ یہود Protocols کا مذکورہ اقتباس پڑھنے کے ساتھ امریکی ۳ارب امداد کے مبینہ ''پیکج'' اور صدر پرویز مشرف کے مذہبی انتہا پسندی ختم کرنے کے عندیئے کو ملا کر پڑھیں تو کیا آپ کے ذہن میں یہ تصویر نہیں بنتی کہ مشرف یہود کے ایجنڈے میں رنگ بھرنے کے لیے اقدامات کرنے والے ہیں۔

اہل وطن! قبل اس کے کہ وقت آ جائے جب چڑیاں کھیت چن چکی ہوں' ہوش مند ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے' دین وایمان بچانے کی فکر کیجیے۔

بھڑک اٹھے ہیں پھر سے آتشِ نمرود کے شعلے
انہیں کو آج ابراہیم بن کے دکھلانے کے دن آئے